سلسلۂ مطبوعات مجلس
۲۳۶

انسانیت کی رہنمائی میں
اسلام کا عظیم کردار

اگست ۸۷ء میں اسلامک سنٹر آکسفورڈ میں پڑھے جانے والے
ایک اہم عربی مقالہ کا اُردو ایڈیشن

مولانا ابوالحسن علی ندوی

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

(جملہ حقوق محفوظ)

بار اوّل

۱۴۱۱ھ — ۱۹۹۱ء

کتابت _____ ظہیر احمد کاکوروی

طباعت _____ لکھنؤ پبلشنگ ہاؤس (آفسٹ)

صفحات _____ ۲۴

قیمت _____

باہتمام

محمد غیاث الدین ندوی

طابع وناشر

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

(ندوۃ العلماء)

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

یورپ کی قدیم اور بلند معیار کی یونیورسٹی آکسفورڈ میں چند سال سے ایک اسلامی مرکز قائم ہے، اس کے قیام میں ہندوستان کی تین شخصیتوں، مشہور مؤرخ اور پروفیسر ڈاکٹر خلیق احمد نظامی سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور اُن کے صاحبزادہ ڈاکٹر فرحان نظامی، اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب مدظلہٗ کا بڑا حصہ ہے، مرکز کا قیام اتنا مشکل نہ تھا جتنا کہ اس کی علمی و انتظامی حیثیت کو آکسفورڈ یونیورسٹی کے معیار کی سطح کے مطابق بنانا اور یونیورسٹی سے اُس کی حیثیت کو تسلیم کرانا تھا، اس علاقہ میں مرکز کا مقصد یورپ میں مشرقی اور اسلامی کام کی وقعت کو تسلیم کرانا تھا، جو اِس کفرستان میں اسلام کے تعارف اور اس کی عظیم تاریخ اور بلند تعلیمات کو روشناس کرانے کے مرادف تھا۔

اس مرکز کی صدارت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم کو تفویض ہوئی اور اس کی نظامت کا اہم فریضہ

www.abulhasanalinadwi.org

پروفیسر خلیق احمد نظامی کے باہمت و فاضل صاحبزادہ ڈاکٹر فرحان نظامی کے ذمہ آئی جس کو انھوں نے اس طرح انجام دیا کہ آج اس مرکز کو تعلیمی و علمی سطح پر دنیا کے علمی حلقوں میں خاصا سراہا جانے لگا ہے۔

اس مرکز نے اپنے ٹرسٹی کو یتی فاضل شیخ عبد العزیز العلی المطوّع کے نام سے لکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا جو آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسروں اور اسکالروں کے درمیان اسلام اور مسلمانوں کے بعض اہم گوشوں کو پیش کرنے کا ایک ذریعہ ہے، اس سلسلہ کا پہلا لکچر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم کے سپرد ہوا، مولانا مدظلہ نے "اسلام میں علم کا مقام اور علم کی ترویج و ترقی میں اسلام کا حصہ" کے عنوان سے ایک نہایت پُرمغز اور فکر انگیز مقالہ تیار فرمایا جو مرکز کی طرف سے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک ہال میں، ایک اچھے علمی اجتماع میں پیش ہوا، موضوع کی اہمیت اور حضرت مولانا کے سنجیدہ و پُرتاثیر اُسلوب نے مقالہ کو بہت قیمتی بنا دیا ہے، یہ عربی و اردو کے کئی رسائل میں شائع ہوا ہے، اب عمومی فائدے کی غرض سے علٰحدہ پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے کہ اس طرح اس کا نفع اور زیادہ عام ہوگا۔

محمد رابع حسنی ندوی
سکریٹری مجلس تحقیقات و نشریات اسلام
ورکن اسلامک سنٹر آکسفورڈ

۲۵-۱۱-۱۴۱۱ھ
۹-۶-۱۹۹۱ء

www.abulhasanalinadwi.org

انسانیت کی رہنمائی میں اسلام کا عظیم کردار

نبوتِ محمدیؐ کا اعجاز اور انقلابی کارنامہ

حضرات! اگر کوئی واحد ہستی ایسی ہے، جس کے متعلق وثوق سے کہا جاسکے کہ اس نے حقیقتاً تاریخ کا رُخ موڑ دیا ہے، جس نے انسان کو جہالت کے بجائے علم، فرسودہ روایات کے بجائے تعقّل اور آباو اجداد کے نقشِ قدم کی کورانہ پیروی کے بجائے عقل و بصیرت، اور تفکّر و تدبّر سے کام لینے کا عادی بنایا ہے، تو وہ ذاتِ گرامی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے، آپ تاریخ کے اس دوراہے پر نظر آتے ہیں، جہاں سے عقل و استدلال اور توہّم پرستی کے راستے جُدا ہوتے ہیں، آپ کی تعلیمات نے انسان کو عقل کی روشنی عطا کی اور اس کی مبصّرانہ صلاحیتوں کو جلا بخشی۔

اس کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی پہلی وحی میں خالقِ کائنات نے نوعِ بشری کو علم عطا کرنے کے احسان کا

www.abulhasanalinadwi.org

ذکر کیا ہے اور اس قلم کو اس کا وسیلہ قرار دیا، جس سے علم کا تاریخی سفر وابستہ ہے، اور جس سے تصنیف و تعلیم کی عالمگیر تحریک جاری ہوئی، اور علم ایک فرد سے دوسرے فرد، ایک قوم سے دوسری قوم، ایک زمانہ سے دوسرے زمانہ اور ایک نسل سے دوسری نسل تک پہونچتا رہا، دنیا میں علم کی اشاعت اور انسانی ضرورت کے مطابق اس کی عمومیت کا فخر اسی کو حاصل ہے، اور اس کی گردش و جنبش سے مدارس و جامعات اور علمی اداروں اور کتب خانوں کی دنیا آباد ہے۔

جہاں تک بشری قرائن و قیاسات کا تعلق ہے، اس بات کا کوئی تاریخی و عقلی قرینہ نہ تھا کہ پہلی وحی کے ذیل میں "قلم" کا ذکر بھی آسکتا ہے، کیونکہ یہ وحی ایک امی انسان، ایک ان پڑھ قوم کے درمیان اور ایک پسماندہ علاقہ میں نازل ہو رہی تھی، جہاں وہ پارۂ چوب جس کا نام "قلم" ہے، سب سے زیادہ نادر و نایاب شئی کی حیثیت رکھتا تھا، اسی لئے عربوں کا لقب ہی "اُمیین" پڑ گیا تھا:۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ	وہی تو ہے جس نے لوگوں میں
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ	انھیں میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو
اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ	ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ	ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور

www.abulhasanalinadwi.org

كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ	انھیں کتاب وحکمت کی باتیں
مُّبِيْنٍ ۝	سکھاتا ہے درانحالیکہ یہ لوگ پہلے
(سورۃ الجمعۃ۔۲)	سے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

ایک غیر متوقع آغاز

غارِ حرا میں نبی امّی پر یہ پہلی وحی اتری ہے (جبکہ تقریباً چھ سو سال[1] کے طویل وقفہ کے بعد زمین کا آسمان سے بلکہ صحیح تر الفاظ میں آسمان کا زمین سے وحی ونبوت کے ذریعہ رابطہ قائم ہوا تھا) تو اس میں عبادت کا حکم اور اللہ کی معرفت اور اطاعت وغیرہ کوئی ایجابی یا بتوں کے ترک کرنے یا جاہلیت اور اس کے عادات واطوار پر نکیر جیسی کوئی سلبی بات نہیں کہی گئی، اگرچہ یہ سب باتیں اپنی جگہ پر اہم تھیں، اور اپنے اپنے موقعہ پر ان کی وضاحت وتبلیغ کی گئی بلکہ کلمۂ "اِقْرَا" سے وحی کا آغاز ہوا:۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ	آپ پڑھئے اپنے پروردگار کے نام
خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ	کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا
مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ	کیا ہے جس نے انسان کو خون کے
الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ	لوتھڑے سے پیدا کیا ہے، آپ

[1] سیدنا عیسیٰ علیہ وعلیٰ نبیّنا الصلوٰۃ والسلام کی نبوت پر ۵۷۰ سال گزرے تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ۝ (سورۃ العلق - ۱ - ۵)	(قرآن) پڑھا کیجئے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی ہے، (جس نے) انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دے دی جنھیں وہ نہیں جانتے تھے۔

اس طرح یہ تاریخی واقعہ ظہور پذیر ہوا جس نے مؤرخین و مفکرین کے غور و فکر کے لئے نئے اور وسیع آفاق مہیا کئے، اور یہ اس حقیقت کا بلیغ اور واضح اشارہ تھا کہ اس نبی امّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انسانیت اور مذاہب کی تاریخ میں ایک نیا دور شروع ہوگا، جو وسیع و عمیق معنوں میں قرأت (خواندگی) اور پڑھنے لکھنے کا وسیع و ترقی یافتہ دور اور علم کی حکمرانی کا عہد زرّیں ہوگا، اور علم و دین دونوں مل کر نئی انسانیت کی تکمیل و تشکیل کریں گے۔

اَنفُس و آفاق اور اقوام و مِلَل کے ماضی پر غور و فکر کی دعوت اور اس کے فائدے

قرآن علم کے مختلف ذرائع کے تذکرہ کے ساتھ ان اشیاء کی جانب

www.abulhasanalinadwi.org

توجہ دلاتا ہے جن کا مطالعہ حصولِ علم کے لئے کیا جانا چاہیئے اس سلسلہ میں اس نے انفس و آفاق اور گذشتہ اقوام کے احوال (جنھیں قرآن نے "ایام اللہ" اور "سنت اللہ" کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے، اور آج جسے تاریخ کہا جاتا ہے) کی جانب توجہ دلائی ہے تاکہ انسان ان پر غور و خوض کر کے مفید نتائج برآمد کر سکے، اور بڑے قیمتی اور دور رس، پُر از امکان اور انسانی مستقبل پر گہرائی سے اثر انداز ہونے والے نتائج تک پہنچ سکے۔

علامہ اقبال عقل انسانی اور علم کے وسائل و مصادر کی اسلام کے ذریعہ وُسعت و نتیجہ خیزی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مشہور خطبات[1] میں لکھتے ہیں:

"لیکن مشاہداتِ باطن صرف ایک ذریعہ ہیں علمِ انسانی کا، قرآن پاک کے نزدیک اس کے دو سرچشمے اور ہیں، ایک عالمِ فطرت، دوسرا عالمِ تاریخ، جن سے استفادہ کرنے میں عالمِ اسلام کی بہترین روح کا اظہار ہوا ہے، قرآن پاک کے نزدیک یہ شمس و قمر، یہ سالوں کا امتداد، یہ اختلافِ لیل و نہار، یہ رنگ و زبان کا فرق، اور یہ قوموں کی زندگی میں کامیابی اور ناکامی کے دنوں کی آمد و شُد، حاصل کلام یہ کہ یہ سارا عالمِ فطرت جیسا کہ بذریعہ حواس ہمیں اس کا ادراک ہوتا ہے، حقیقتِ مطلقہ کی آیات ہیں، اور اس لئے

---

[1] RECONSTRUCTION OF RELIGIOUS THOUGHT IN ISIAM

www.abulhasanalinadwi.org

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ان میں غور و تفکّر سے کام لے، یہ نہیں کہ بہروں اور اندھوں کی طرح ان سے اِعراض کرے کیونکہ جو کوئی اس زندگی میں اندھوں کی طرح ان آیات سے اپنی آنکھیں بند رکھتا ہے، وہ آگے چل کر بھی اندھا ہی رہے گا یہی وجہ ہے کہ محسوس اور ٹھوس حقائق پر بار بار توجہ کی اس دعوت کے ساتھ ساتھ جس کی قرآن مجید نے تعلیم دی، جب مسلمان رفتہ رفتہ اس حقیقت کو پا گئے کہ کائنات میں روانی اور حرکت ہے، وہ لامتناہی ہے اور اضافہ پذیر تو انجام کار یونانی فلسفہ کی مخالفت پر جس کا اپنی حیاتِ ذہنی کی ابتدا میں انھوں نے بڑے ذوق و شوق سے مطالعہ کیا تھا۔ اتر آئے شروع شروع میں تو انھیں اس امر کا احساس نہیں ہوا کہ قرآن مجید کی روح فلسفۂ یونان کے منافی ہے، اور اس لئے حکمتِ یونان پر اعتقاد کرتے ہوئے انھوں نے قرآن پاک کا مطالعہ بھی فکر یونان ہی کی روشنی میں کیا لیکن قرآن مجید کا زور چونکہ محسوس اور ٹھوس حقائق پر ہے اور حکمتِ یونان کا حقائق کے بجائے نظریات پر، لہٰذا ظاہر ہے کہ یہ کوششیں ایک نہ ایک دن ضرور ناکام رہتیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ اسی کوشش کی ناکامی تھی جس کے بعد اسلامی تہذیب و ثقافت کی حقیقی روح برسرکار آئی، حتیٰ کہ تہذیب جدید کے بعض اہم پہلوؤں

کو دیکھئے تو ان کا ظہور بھی اسی کا مرہونِ منّت ہے[1]"

وہ مزید لکھتے ہیں :-

"قرآن پاک نے تاریخ کو "ایام اللہ" سے تعبیر کیا اور اسے علم کا ایک سرچشمہ ٹھہرایا ہے، اس کی ایک اور بنیادی تعلیم یہ ہے کہ اقوام و امم کا محاسبہ انفرادی و اجتماعی دونوں لحاظ سے کیا جاتا ہے، مزید یہ کہ انھیں اپنی بداعمالی کی سزا اس دنیا میں بھی ملتی ہے، اور یہ وہ بات ہے جس کے ثبوت میں اس نے بار بار تاریخ سے استناد کیا[2]"

علاوہ ازیں قارئین کو توجہ دلائی کہ نوع انسانی کے گذشتہ اور موجودہ احوال وشئون کے مطالعہ میں غور و فکر سے کام لیں :-

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ	اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں
اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ	دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکی سے
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَذَكِّرْهُمْ	نکال کر روشنی میں لے جاؤ اور ان کو
بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	خدا کے دن یاد دلاؤ، اس میں
لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ	ان لوگوں کے لئے جو صابر و شاکر ہیں
(سورۃ ابراہیم - ۵)	(قدرتِ خدا کی) نشانیاں ہیں۔

---

[1] تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ ص ۱۹۶-۱۹۷ (لاہور - ۱۹۵۸ء) [2] ایضاً۔

www.abulhasanalinadwi.org

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(سورۃ الاعراف ۱۸۱-۱۸۲)

اور ہماری مخلوق میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم ان کو بتدریج اس طریق سے پکڑیں گے کہ ان کو معلوم ہی نہ ہوگا۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

(سورۃ آل عمران ۔ ۱۳۷)

تم لوگوں سے پہلے بھی بہت سے واقعات گذر چکے ہیں، تو تم زمین میں سیر کر کے دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ج (سورۃ آل عمران ۱۴۰)

اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ج فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

(سورۃ الاعراف ۳۴)

اور ہر فرقہ کے لئے (موت کا) ایک وقت مقرر ہے جب وہ آجاتا ہے تو نہ تو ایک گھڑی دیر کر سکتے ہیں نہ جلدی۔

www.abulhasanalinadwi.org

علمی منتشر اکائیوں میں وحدت و ربط

علم کے صحیح مقصد کی طرف رہنمائی اور اسے مثبت تعمیری و مفید اور ذریعۂ یقین بنانے کے سلسلہ میں بعثتِ محمدیؐ اور دعوت اسلامی کے رول کی اس سے زیادہ اہمیت اور قدر و قیمت ہے جو اس نے علمی تحریک کی فعّالیت و وسعت کے سلسلہ میں ادا کیا ہے۔

علم کی کڑیاں بکھری ہوئی بلکہ بسا اوقات متضاد تھیں، علم طبعیات و حکمت دین سے برسرِ پیکار تھے، حتیٰ کہ ریاضی و طب جیسے معصوم علم کے ماہرین بھی بعض اوقات سلبی و الحادی نتیجے نکالتے تھے، چنانچہ یونان کے علماء (جنھوں نے کئی صدیوں تک فلسفہ و ریاضیات میں اپنا امتیاز قائم رکھا تھا) یا تو مشرک تھے یا ملحد تھے، اور یونان کے علوم اور مدارسِ فکر دین کے لئے خطرہ اور ملحدین کے لئے سند اور نمونہ بنے ہوئے تھے، اس صورت حال میں یہ اسلام کا بڑا احسان تھا کہ اس نے ایسی وحدت قائم کی جو تمام علمی اکائیوں کو مربوط کر دیتی تھی اور اس کے لئے ایسا کرنا اس لئے آسان ہو سکا کہ اس کا علمی سفر صحیح نقطۂ آغاز (STARTING POINT) سے ہوا تھا، اس نے اسے اللہ پر ایمان، اس سے مدد طلبی اور اس پر اعتماد کے ذریعہ اور "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝" کی تعمیل میں شروع کیا تھا اور آغاز کی صحت

www.abulhasanalinadwi.org

اکثر اوقات انجام کی صحت و خیریت کی ضمانت ہو جاتی ہے، اسلام نے قرآن و ایمان کے فیض و فضل سے ایسی وحدت کا انکشاف کیا جو تمام وحدتوں کو مربوط کر دیتی ہے، اور وہ وحدت اللہ تبارک و تعالیٰ کی معرفت ہے جس کے بارہ میں اللہ نے اپنے مومن بندوں کی تعریف کی ہے:۔

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش
وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ	میں غور کرتے رہتے ہیں، اے
هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ	ہمارے پروردگار! تو نے
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝	یہ (سب) لایعنی نہیں پیدا کیا
(سورۃ آل عمران۔ ۱۹۱)	ہے تو پاک ہے، سو محفوظ رکھ ہم کو
	دوزخ کے عذاب سے۔

زمانۂ ماسبق میں کائناتی وحدتیں (یعنی اس کے مظاہر اور حوادث و تغیرات) انسان کو متضاد نظر آتے اور اسے حیرت و اضطراب میں ڈالتے تھے، اور کبھی کفر و الحاد اور خالق عالم اور مدبّرِ کائنات کے اوپر طعن و اعتراض تک پہونچا دیتے تھے، اسے دیکھتے ہوئے ایمان و قرآن پر مبنی، اسلامی علم نے دنیا کو ایسی وحدت عطا کی جو کائناتی وحدتوں کو جمع کرتی ہے، اور وہ اللہ کا غالب ارادہ اور اس کی حکمتِ کاملہ ہے۔

ایک بڑے جرمن عالم ہیرالڈ ہوفڈنگ (HERALD HOFFDING)

www.abulhasanalinadwi.org

اس وحدت کی دریافت اور انسانی زندگی اور علم و اخلاق کے تاریخی سفر میں اس کے مؤثر کردار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"ہر مذہب کا ایمان توحید پر ہے جس کا نظریہ یہ ہے کہ کائنات کی ہر شئی کی علّتِ وجود ایک ہی ہے، اس فکر سے لازمی طور پر پیش آنے والی مشکلات سے قطع نظر یہ ایمان و اعتقاد فطرتِ انسانی پر بڑا مفید اور اہم اثر مرتّب کرتا ہے اور اس کے ماننے والوں کے لئے یہ عقیدہ رکھنا آسان ہو جاتا ہے، (بعض اختلافات و تفصیلات سے صرف نظر کرتے ہوئے) کہ عالم کی تمام چیزیں ایک قانونی وحدت میں منسلک ہیں، کیونکہ علّت کی وحدت، قانون کی وحدت کا بھی تقاضا کرتی ہے۔

ازمنۂ وسطیٰ کے دینی فلسفہ نے کثرت میں وحدت کا تصوّر لوگوں کے ذہنوں میں بٹھا دیا جس سے غیر مہذب انسان طبیعی مظاہر کی کثرت کے سبب اس سے غافل تھا، اور اس کثرت کے مشاہدہ میں اس لئے غلطاں و پیچاں رہتا تھا کہ اس کے ہاتھ میں ان میں ربط ذاتی پیدا کرنے کا کوئی سررشتہ نہ تھا۔"[1]

---

[1] HISTORY OF MODERN PHILOSOPHY

www.abulhasanalinadwi.org

مغرب کی بیداری اور علم وتہذیب کے نئے دور کے آغاز میں اسلام کا حصّہ

رابرٹ بریفالٹ (ROBERT BRIFFAULT) اپنی کتاب THE MAKING OF HUMANITY میں لکھتا ہے :-

"یورپ کی ترقی کا کوئی ایسا پہلو نہیں جس پر اسلامی تمدن کا احسان اور اس کے نمایاں آثار کی گہری چھاپ نہ ہو"

وہ آگے چل کر لکھتا ہے :-

"صرف طبعی علوم ہی (جن میں عربوں کا احسان مُسلّم ہے) یورپ میں زندگی پیدا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں، بلکہ اسلامی تمدن نے یورپ کی زندگی پر بہت عظیم الشّان اور مختلف النّوع اثرات ڈالے ہیں اور اس کی ابتدا اسی وقت سے ہو جاتی ہے، جب اسلامی تہذیب و تمدن کی پہلی کرنیں یورپ پر پڑنی شروع ہوئی ہیں"[1]

اکثر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یورپ کی نشأۃِ ثانیہ فکرِ یونان کے احیاء کا نتیجہ تھی، مشہور مؤرخ ایچ، جی ویلس (H. G. WELLS) نے

---

[1] THE MAKING OF HUMANITY P. 202

www.abulhasanalinadwi.org

اس خیال کی تردید کرتے ہوئے کہ موجودہ دنیا کو قوت اور علم کی روشنی یونان سے ہی ملی ہے، لکھا ہے :-

"جس علم کی ابتدا کرنے کے بعد اسے یونانیوں نے خیرباد کہہ دیا تھا، اسے ایک نئے زاویہ اور نئے جوش و خروش کے ساتھ (عربی ذہن) نے نظم و ترتیب کے ساتھ اپنا موضوع بنا لیا، اگر یونانی، حقیقت کے سائنسی طریقۂ انکشاف کے باپ تھے تو عرب اس کے مُربّی تھے، جنھوں نے انتہائی صاف گوئی، آسان اور سہل تشریحات، باقاعدہ اور جنچے تُلے الفاظ اور جامع تنقید سے اسے سنوارا تھا، یہ صرف عرب تھے نہ کہ لاطینی جن سے جدید دنیا کو علم اور قوت کا تحفہ حاصل ہوا ہے"[1]

قدیم دنیا میں مسلمانوں کا علمی تفوّق، اور مفید اور تجرباتی علوم میں ان کی قیادت

میں اپنے مطالعہ کی روشنی میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ مسلمانوں نے صرف عظیم الشان اور وسیع سلطنتوں کی بنیاد نہیں ڈالی، بلکہ ایک زمانہ میں وہ دنیا کی تمام اقوام پر علم و فضل میں بھی فائق تھے، مسلمانوں میں

---

[1] ایچ، جی ویلس THE OUTLINE OF HISTORY لندن ۱۹۲۰ء ص ۲۷۳

www.abulhasanalinadwi.org

ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو حصولِ علم کے شوق، اس کی بے لوث خدمت اور مختلف علوم میں بیش بہا تصنیفات کے لئے ممتاز رہے ہیں، قرنِ اول کے ائمہ، محدثین اور فقہاء و مجتہدین سے قطع نظر (جن کی مثال دنیا کی کسی قوم میں نہیں ملتی) مسلمانوں نے دینی اور دنیاوی علوم میں ایسے مفکرین اور مصنفین پیدا کئے جن کا مقابلہ دوسری قوموں کے بڑے سے بڑے عالم سے کیا جا سکتا ہے۔

مسلمانوں نے اپنے تحصیل علم کا دائرہ صرف مذہبی علوم مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور مذاہب کے تقابلی مطالعہ تک محدود نہیں رکھا، بلکہ انھوں نے جغرافیہ، طبیعیات، نباتات، ہندسہ، طب، کیمیا، فلسفہ، تاریخ و مذاہب و تمدن جیسے علوم کی خدمت بھی کی، ان کے اکثر علماء نے صدیوں تک مختلف علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے، اور کبھی نہ مٹنے والے نقوش چھوڑے ہیں، یہاں صرف چند مسلمان علماء کا تذکرہ کیا جا رہا ہے، کیونکہ کسی طویل تعارف کے لئے کئی جلدیں درکار ہوں گی۔

مسلمان مُوجدینِ فن اور ماہرینِ علوم

الخوارزمی (م ۸۵۰ء/۲۳۶ھ) نے سب سے پہلے عالمی جغرافیہ پر

www.abulhasanalinadwi.org

کتاب لکھی اور پھر محمد بن محمد الادریسی (م ۵۶۰ھ/۱۱۶۵ء) نے "المسالک والممالک" میں عالم اسلام کے تجارتی راستوں کو نقشہ جات کے ساتھ وضاحت سے بیان کیا، ابن الہیثم (م ۴۳۱ھ/۱۰۳۹ء) نے تقریباً دو سو کتابیں تصنیف کیں، جن میں سینتالیس علم ہندسہ پر اور اٹھاون انجینیرنگ کے موضوع پر تھیں، وہ پہلا شخص تھا جس نے اسوان ڈیم کی تعمیر کی تجویز پیش کی، اور علم بصارت (OPTICS) میں مفید انکشافات کئے، اس نے اپنی کتاب المناظر میں بصری ادراک کے سلسلہ میں یہ نظریہ پیش کیا کہ کسی شیی کی بصارت اس سے ٹکرا کر واپس آنے والی شعاعوں پر منحصر ہے، محمد بن موسیٰ الخوارزمی (م ۲۳۶ھ/۸۵۰ء) نے علم ہندسہ میں ایک سے نو تک اعداد کے بعد صفر کا اضافہ کیا اور سب سے پہلے اعداد کی حیثیت کا تعین کیا، الخوارزمی نے ہی الجبر (الجبرا) ایجاد کیا، البتانی (م ۳۱۷ھ/۹۲۹ء) جسے مغرب البیٹگنی (ALBATEGNI) اور البا طینوس (ALBATENUS) کے نام سے یاد کرتا ہے، عظیم عرب ماہر فلکیات تھا، جس نے گہن کی کبھی کا بالکل صحیح اندازہ لگایا، شمسی سال کی مدت، موسموں کی تبدیلی اور سورج کے اوسط مدار کا پتہ چلایا، اور بطلیموس کے اس نظریہ کی تردید کی کہ سورج کا مدار غیر متحرک ہے، ابوبکر محمد الرازی (م ۳۱۱ھ/۹۳۲ء) جسے مغرب نے ریزز (RHAZES)

www.abulhasanalinadwi.org

کا نام دے رکھا ہے عہدِ وسطی کا سب سے بڑا طبیب ہونے کے ساتھ عظیم فلسفی اور ماہر کیمیا بھی تھا، اس نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف کتاب "الحاوی" میں یونانی، مصری، قدیم عرب اور ہندوستانی طب کا جائزہ پیش کیا۔

ابن البیطار (م ۱۲۴۸ء/۶۴۶ھ) اپنے زمانہ میں عظیم ترین ماہر ادویات تھا، اس نے اپنی دو مشہور تصانیف "المغنی فی الأدویۃ" اور "الجامع لمفردات الأدویۃ والأغذیۃ" میں مختلف بیماریوں کی علامات بیان کئے ہیں، اور حروف تہجی کے اعتبار سے تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) حیوانات، نباتات، اور معدنیات کا تفصیلی تذکرہ خود اپنے یا دوسرے ۱۵۰ ماہرین کے مشاہدات کی بنا پر پیش کیا ہے، مشہور عالم بوعلی سینا (م ۱۰۳۷ء/۴۲۸ھ) جسے مغربی دنیا آوی سینا (AVICENNA) کے نام سے جانتی ہے، نے فلسفہ کے موضوع پر "النجاۃ، الشفاء" طب کے موضوع پر "القانون فی الطب" اور نفسیات کے موضوع پر "احوال النفس"، تصنیف کی، اب تک اس کی ۲۳۱ تصنیفات کا انکشاف کیا جا چکا ہے، اور ۱۱۰ دوسری کتابوں کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسی کی لکھی ہوئی ہیں، طب میں اس کی مہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

اس کی کتاب منظر عام پر آنے کے بعد تقریباً پانچ سو برسوں تک یعنی سترّہویں صدی کے اختتام تک اپنے موضوع پر سب سے مستند کتاب سمجھی جاتی تھی، علم کے ان درخشندہ ستاروں میں ابن خلدون (م ۱۴۰۶ء/۸۰۸ھ) بھی شامل ہے، جو دنیا کا سب سے پہلا ماہر سماجیات ہے، اور جس نے انسانی سماج کو رُخ دینے والے قوانین تلاش کرنے کی جانب توجہ دلائی اور مغرب کے فلسفی (COMTE) کامٹی سے پچاس۵۰ سال پہلے سماجی علوم کی جانب توجہ مبذول کرائی، دنیائے علم وفن البوریحان البیرونی (م ۱۰۴۸ء/۴۴۰ھ) کی سعی کی بھی مشکور ہے، جسے طبیعیات، مابعد الطبیعیات، علم الادویہ، کیمیا، جغرافیہ اور تاریخ پر یکساں مہارت حاصل تھی، اس نے اور دوسرے مسلمان سائنس دانوں مثلاً ابن الہیثم نے موجودہ سائنسی تحقیقات کی بنیاد ڈالی تھی۔

علم کی تاریخ کا سب سے بڑا مغالطہ اور تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا المیّہ!

اس مقالہ کے اختتام سے پہلے میں آپ کی توجہ اس بنیادی حقیقت کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہ کبھی فراموش

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے، انسان اپنی ذات سے علم کا نہ تو مرجع ہے اور نہ مصدر، وہ صرف اللہ کی مرضی کو پورا کرنے والا نائب یا نمائندہ ہے، قرآن مجید نے حضرت آدمؑ کو "تعلیم اسماء" (جو علم کی بنیاد ہے) کا ذکر ان کے زمین میں خلافتِ الٰہی کے منصب پر سرفراز ہونے کے تذکرہ کے بعد اور اسی سیاق و سباق میں کیا ہے، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے علم کا استعمال خلیفۃ اللہ کی حیثیت سے کرنے پر مامور تھے، علم کی تاریخ بلکہ تاریخ عالم کا یہ بہت بڑا المیہ تھا کہ انسان نے یہ فراموش کر دیا کہ وہ خالقِ کائنات کا نائب اور خلیفہ ہے، اسے اس دنیا کی امانت سپرد کی گئی تھی، مالک اور آقا بنا کر نہیں بھیجا گیا تھا کہ وہ زمین کے اوپر اور اس کے اندر پائے جانے والے خزانوں کو اپنے ذاتی، قومی، نسلی اور طبقاتی مفاد کے لئے یا سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے استعمال کرے، انسانیت کی تاریخ اور علم دونوں کے لئے وہ منحوس ترین دن تھا، جب اس نے تباہی کے اس راستہ کا انتخاب کیا، صرف یہ احساس کہ انسان اس دنیا کا مالک ہونے کے بجائے خدا کا خلیفہ اور نائب ہے، اسے صراطِ مستقیم پر قائم رکھ سکتا ہے کیونکہ اس حقیقت کا عرفان ہی اسے من مانی کارروائی کرنے میں مانع ہو سکتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

علم کا اس کے مالک سے رشتہ منقطع ہونا واقعتاً بہت بڑا فتنہ ہے، انسان نے علم تو حاصل کر لیا لیکن اس کے ذہن نے علم کے خالق کو فراموش کر دیا، آج دنیا تباہی کے دہانہ پر کھڑی ہوئی ہے، یورپ اور امریکہ کے سیاست دانوں اور عالموں اور ان تمام لوگوں سے معذرت کے ساتھ جو مغرب کی تہذیب پر نازاں ہیں، میں یہ عرض کروں گا کہ انسان کا اپنے آپ کو خود مختار اور اس دنیا کا حقیقی مالک سمجھ لینا ایک بہت بڑی غلطی تھی، انسان جب اپنی ابتدا کو بھول گیا تو اسے اپنی حیات کا مقصد اور انتہا بھی فراموش ہو گئے، میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ انسان اس وقت تک اس دنیا کے حالات کو سدھارنے میں ناکام رہے گا، جب تک وہ یہ تسلیم نہ کرے گا کہ وہ صرف ایک مخلوق ہے جسے اپنے خالق کے سامنے پیش ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی بھی کرنی ہے، اسے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اسے جتنا بھی علم حاصل ہوا ہے وہ اس کے ایک سرے پر کھڑا ہوا ہے، اور دوسرے سرے پر علم کا خالق، اس کا آقا اور مالک موجود ہے، اگر یہ رشتہ منقطع ہو گیا تو انسان اپنی تخلیق کا مقصد بھی فراموش کر دے گا، اور ہماری دنیا ایک میدانِ جنگ اور انسانیت

www.abulhasanalinadwi.org

کے ایک ایسے مذبح میں تبدیل ہو جائے گی، جہاں غلامی کی بے شمار اقسام، بے انصافیوں اور انسانیت کی تذلیل کا دور دورہ ہوگا۔

www.abulhasanalinadwi.org